

دريآ پہ اُوٹھا شور علمدار علمدار

دريآ پہ اُوٹھا شور علمدار علمدار
اے کربلا کے جعفر و طيار علمدار
عباس عباس عباس علمدار

عباس توھے مذهبِ وفانر کا پيبر
عاشور کو تھا کشتيے اسلام کا لنگر
اس طرح لرے دشت ہے ياد اگے حيدر
اب تک ہے زمانے ميں وہ جھنکار علمدار

مَعصُوم بھتيجي کا وہ مَظْلُوم بھيشتي
کہنے لگا پاني بھي ہے مَظْلُوم بھيشتي
جب مشك چھيدي نہر پہ تھي دھوم بھيشتي
ايسانر نہر کوئي هوگا وفادار علمدار

اے حضرۃ عباس اے سقاءِ سکینہ
 اُمّ البنی کا چاند تو حاشیم کا نگینہ
 روتے ہے تیری لاش پہ سلطانِ مدینہ
 مظلوم برادر کے مددگار علمدار

کیا خوب محبت میں محبت کی کشیش تھی
 غازی کو پسند آئی تھی بھائی کی غلامی
 ایک جان بچی تھی وہ بھی شبیر کو دے دی
 اک گل تھا مگر لگتا تھا گلزار علمدار

یہ پرچمِ اسلام تو تقدیر ہے تیری
 مجلس کے چراغو میں بھی تنویر ہے تیری
 دریائے فرات آج تو جاگیر ہے تیری
 حق والو کی عِزّہ کا تو حقدار علمدار

دريا کي ترائي پہ گرے ہاتھ کے ٹکڑے
 اُس وقت هي ٹوٹے تھے فلک سے دوستارے
 بھائي کي کمر جھک گئي عباس کے مارے
 اب ٹوٹ گیا صبر کا مینار علمدار

لائے حسین خیمے میں ہر ایک لاشہ
 کیا بات تھی عباس کو دریا پہ هي چھوڑا
 شرمندہ نہ ہو جائے جري اُسکا تھا صدمہ
 خُدار شہِ دین کے خُدار علمدار

دُنیا میں غضنفر کا علم اُنچا رہیگا
 پرچم یہ علمدار کا تو اُنچا رہیگا
 دُنیا کو ہمیشہ کے لیئے کہتا رہیگا
 محشر تلك حسین کي للکار علمدار

ہر کام کے ہمراہ تیرا نام ہے باقی
 جس طرح ہر ایک صبح کی ہر ایک شام ہے باقی
 عباس تیرے نام سے اسلام ہے باقی
 ایمان کی دھڑکن کا طلبگار علمدار

جو مانگنا ہے مؤمنو عباس سے مانگو
 منت کی سواری لیئے دربار میں پہنچو
 پوری اگر ہونی ہے تو او اے مرادو
 مظلوم وسیلے کی ہے سرکار علمدار

اب کرب و بلا جانا ہے عباس بلاؤ
 تقدیر کے مارون کو ذرا راہ دکھاؤ
 دو گز زمین خاک شفاء میں تو ملا دو
 کر دیجئے **شمشیر** کو سر شار علمدار

